مولانا سید محمد انظر شاہ صاحب، کشمیری

عظیم اسلامی مملکت کی بربادی کی ذمہ دار

شراب

اسلام کی نظر میں

اے صدر محترم! ایک نگاہ اس پر بھی ——— (ایڈیٹر)

قاہرہ پر بمباری ہوئی، مسلمان تڑپ اٹھا، الجزائر کی مسلم آبادی پر مصیبت آئی، عالم اسلامی بلبلا اٹھا، قلب عرب میں بیٹھ کر اسرائیل نے حملہ کیا ساری دنیا کے مسلمان چیخ پڑے ___ لیکن سیاسی، معاشی، اقتصادی تفوق اور برتری کے طالب یورپ کی ہر حرکت مذبوحی پر مضطرب ہونے والے اسی مسلمان نے ٹرکی کے ریڈیو پر شراب کے فوائد و منافع نشر کئے، قاہرہ کے ریسٹورنٹوں میں جام و ساغر سے محفل رندی و مستی گرم کی اور اکثر و بیشتر اسلامی ریاستوں میں شراب کے کاروبار کی اجازت دیکر، یورپ کی سب سے زیادہ تیز اور قاطع تلوار سے اپنی گردن ہنسی خوشی کٹوادی۔ اور اس طرح یورپ اپنی خفیہ خطرناک تدبیروں میں کامیاب ہوگیا۔

"___ مہلک ترین ہتھیار جس کی ریشہ دوانیاں مشرقیوں کی پاتال تک پہنچیں اور زہر آلود خنجر جس سے مسلمانوں کا قتل عام ممکن ہے یہ ہے کہ مسلمانوں میں شراب کا رواج عام کردیا جائے"

(ڈاکٹر ہنری ژرالسلیبی)

فطرت سلیم پر پیدا ہونے والے انسان اور سلامتی طبع پر مجبول و مخلوق مسلمان جس کی ہدایت ورہنمائی کے لئے فطرت انسانی سے بہت زیادہ قریب کے دو سرچشمے یعنی قرآن و حدیث مہیا کئے گئے ہیں اسی کو گمراہ اور عقل کی سکراتی کیفیات میں مبتلا کرنے کے لئے یورپ کا طویل و عریض حصہ اور کروڑہا کروڑ انسانوں کی آبادی میں پھیلا ہوا یہ براعظم کیا سوچ رہا ہے؟ اور کس طرح کر رہا ہے؟ اس کی ایک دھندلی سی تصویر فرانس

کے ایک مشہور مصنف کے مذکورۃ الصدر مقولہ میں دیکھئے، قرآنی رشد و ہدایت کے سانچوں میں ڈھلے ہوئے انسانوں کو اسلام بیزار بنانے اور گمراہی و ضلالت میں دھکیل دینے کے خاکے و تجاویز سکرات کے اسی باطل نشاط و سرور میں تلاش کئے جا رہے ہیں جسکی تباہ کاریوں پر چودہ سو سال قبل مطلع کرتے ہوئے کہا گیا تھا کہ "رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ" لیکن شیطانی وساوس میں مبتلا دنیا کی ایک بڑی آبادی، آدم کی ذریت کو آج اسی "رجس من عمل الشیطان" میں مبتلا کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ اور اس حادثہ کا المناک پہلو یہ ہے کہ یورپ کی شاطرانہ تدابیر سے قدم قدم پر ٹھوکریں کھانے والا مسلمان اسی جام زہر کو حسین چہروں کی پُر فریب مسکراہٹ پر بھکرے رہا ہے اور اپنے اندر انڈیل کر نہ صرف اپنی جسمانی صحت کی بنیادیں کھوکھلی کر رہا ہے۔ بلکہ غیر شعوری طور پر یورپ کے تیشوں کی مسلسل ضربوں کے لئے راہ بھی ہموار کرتا جا رہا ہے۔

اف طغیانِ عقل و ہوش اور سکراتِ حواس و آگہی کا یہ کیسا بھیانک منظر اور دلدوز سانحہ ہے۔ کہ یورپ کے سامنے کے حملوں کی پُر زور مزاحمت و مدافعت کرنے والا مسلمان "درون پردہ" کے خطرناک منصوبوں کا اپنے ہاتھوں شکار ہو رہا ہے۔

آج اسلامی زندگی کی عمارت کو شکست و ریخت کرنے کے لئے اسی شراب سے کام لیا جا رہا ہے جس کو اسلام نے حرام قرار دے کر انسانیت پر احسانِ عظیم کیا تھا، اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس مقالہ میں شراب کی مضرتوں کو جن کا تعلق جسمانی صحت، اخلاقی زندگی، عائلی حالات اور معاشرہ سے ہے، کھول کر بیان کریں۔ لیکن اس سے قبل تحریم خمر کے سلسلہ میں چند ابتدائی عنوانات کا سرسری جائزہ لیا جائے۔ پھر مقاصد بخوبی ذہن نشین ہو سکیں گے۔

اسلام اور تحریم شراب

بنی نوع انسان پر اسلام کے ہزارہا احسانات کے ساتھ نتائج کے اعتبار سے دور رس ایک عظیم الشان احسان یہ بھی ہے کہ اسلام نے شراب کی حرمت کو تشریعی دائرہ میں لاکر مذہبی اعتبار سے حلال و حرام کے مرحلہ پر لا کھڑا کیا اور اس طرح کروڑوں انسانوں کو اس لطف و پرکیف زہر سے محفوظ رکھنے کی موثر تدبیر کی۔ اس معتدل اور استوار مذہب کے علاوہ بقیہ کسی تہذیب میں شراب حرام نہیں بلکہ

> "ہندی، مصری، یونانی، رومی، اسرائیلی اور مسیحی تہذیب نے تو اسے لازمہ تہذیب و شرافت بنا دیا، یہاں تک کہ مسیحی تہذیب نے تو اسے نماز کا جزو بنا ڈالا۔ اور گرجے میں شراب پینے کو ثواب قرار دیا۔ صفحہ ۱۱ "انسانیت حیوانیت کی راہ پر"

——— اسلام کے اس عظیم الشان کارنامہ اور اس احسان کا اعتراف بھی کرتے رہے۔ جن کی تہذیب کا لازمہ شراب ہے اور جن کی گرمیٔ عیش و نشاط اسی سیال زہر پہ ہے۔ ڈاکٹر بنوٹم (سابق ممبر پارلیمنٹ برطانیہ) لکھتا ہے کہ :

شریعت اسلام کے محاسن میں سے ایک تحریم خمر ہے۔ من محاسن شریعۃ الاسلام تحریم الخمر۔ (طنطاوی ص ۱۹۵)

پارلیمنٹ برطانیہ کا یہی ممبر اپنی تصنیف "اصول الشرائع" میں شراب کی مضرتوں کو بیان کر کے اسکی ممانعت پر زور دیتے ہوئے اعتراف کرتا ہے کہ سب سے پہلے شراب کی حرمت کو مذہبی قانون کی حیثیت میں پیش کرنے والا دین کامل "اسلام" ہے لکھتا ہے کہ :

"محمد رسول اللہ صلعم کے دین میں تمام مسکرات حرام ہیں۔ یہ امر شریعت مصطفوی کے محاسن میں سے ہے۔" وقد حرمت دیانۃ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم جمیع المشروبات وھذہ من محاسنھا۔ (ایضاً ص ۱۹۶)

"سر ولیم میور" ایسے متعصب مورخ کو تسلیم کرنا پڑا کہ :

"اسلام فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ ترک مے کشی کرانے میں جیسا وہ کامیاب ہوا کوئی اور مذہب نہیں۔" (لائف آف محمد ص ۵۲۱)

اسی طرح انیسویں صدی کے ربع آخر میں "لندن" میں چرچ کانگریس کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے ممتاز پادری اسحاق ٹیلر نے کہا تھا کہ :

"دنیا میں انسداد مے نوشی کی سب سے بڑی انجمن خود اسلام ہے برخلاف اس کے ہماری یورپین تجارت کے قدم جہاں پہنچ جاتے ہیں۔ بدکاری، اور لوگوں کی اخلاقی پستی بڑھتی جاتی ہے۔ (انسانیت حیوانیت کی راہ پر ص ۲۱۹)

صدیوں آتش سیال کے اس مہلک زہر کو سرور و نشاط کو دوبالا کرنے کی خاطر استعمال کرنے والا یورپ اسکی بے پناہ تباہ کاریوں پر مطلع ہو جانے کے بعد وہی کچھ کہہ رہا ہے جو چودہ سو سال قبل اسلام نے کہا تھا کہ آج یورپ چیخ رہا ہے کہ : "شراب کو قطعی حرام کئے بغیر چارہ نہیں۔" (انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا ص ۵۹)

یہ تسلیم ہے کہ جاہلیت میں بعض سلیم الطبع انسان شراب کے استعمال سے پرہیز کرتے تھے جیساکہ زرقانی میں عبدالمطلب کے حالات میں ہے کہ انہوں نے : "شراب کو اپنے اوپر حرام کیا ہوا تھا۔" (ص ۷۲ جلد ۱)

"عباس بن مرداس سے جاہلیت کے دور میں دریافت کیا گیا کہ تم شراب کیوں نہیں پیتے۔؟ تو

انہوں نے جواب دیا کہ:

میں اپنے ہاتھوں دیوانہ و مجنون بننے کے لئے تیار نہیں اور نہ مجھ کو یہ پسند کہ صبح کو سردار قوم سمجھا جاؤں اور پھر شام کو قوم میں پاگل تصور کیا جاؤں۔	ما انا باخذ جھلٍ بیدی فادخلہ جوفی ولا ارضی ان اصبح سید قوم وامسی سفیہھم (قرطبی ص۵۲)

لیکن پھر بھی کہنا پڑے گا کہ ایسی چند استثنائی صورتوں کے علاوہ پورا عرب بلکہ دنیا کا اکثر و بیشتر آباد حصہ اس زہر کے جرعوں سے جب اپنی صحت کی عمارت کو منہدم اور اخلاق و معاشرت کو درہم برہم کر رہا تھا۔ تو صرف اسلام ہی وہ پہلا اور تنہا مذہب تھا جس نے شراب کی تحریم کا مسئلہ کھڑا کیا اور بڑی منظم حکومتیں اپنے طاقتور قانون سے جس لت کے انسداد میں آج تک ناکام رہیں اسلام نے چند دن میں اس کو یکسر چھڑا دیا دنیا کو اسلام کے سینکڑوں احسانات کے ساتھ اس احسان کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ اور شراب کی تباہ کاریوں کے مشاہدہ و تجربہ کے بعد چودہ سو سالہ صداقتوں پر خواہ مخواہ ایمان لانا ہوگا۔

قرآن اور تحریم خمر | اسلامی زندگی میں ارشاد و ہدایت کا جامع ترین قانون قرآن کریم ہے۔ یہ ایک ایسا ضابطہ حیات ہے جس کے تمام احکام انسانی فطرت کی کمزوری اور اس کی ناتوانی کو سامنے رکھ کر تیار کئے گئے ہیں۔ یہ کلام الملوک ملوک الکلام کی حقیقی اور مکمل تصویر، زندگی اور اس کے تمام تقاضوں کی ایسی کامل رہنمائی کرتی ہے جس پر خردہ گیری ممکن نہ قیل و قال کی گنجائش آج چودہ سو سال کے بعد تیز گام دنیا اس کے پیش کئے ہوئے نظریات و حقائق کی تصدیق کر رہی ہے۔ اور اس کے بنائے ہوئے ضابطہ حیات پر تیزی سے یقین لا رہی ہے۔ سو دو سو سال قبل نہیں بلکہ پورے چودہ سو سال پہلے...... اس نے شراب کی مضرتوں پر اپنے جامع انداز میں جو کچھ کہا تھا، ہزار ہا تحقیقات و تجربات کے بعد بھی اس پر اضافہ ممکن نہیں۔ قرآن نے اس مرحلہ پر جس طرح رہنمائی کی ہے۔ اس کی ایک مختصر تفصیل یہ ہے۔ "طنطاوی" نے تحریم شراب کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ:

"مکہ میں جب یہ آیات نازل ہوئیں کہ ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکرا ورزقا حسنا۔ تو مسلمانوں نے شراب کے استعمال کو باقی رکھا۔ اس کے بعد حضرت عمر اور حضرت معاذ چند صحابہ کے ساتھ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض پیرا ہوئے کہ یا رسول اللہ شراب کے بارے میں فرمائیے اس لئے کہ وہ عقل کو تباہ و برباد کرنے والی شئے ہے؟" (ص۱۹۳)

اور "معالم التنزیل للبغوی" میں ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ نے شراب کے سلسلہ میں چار آیات نازل کیں سب سے پہلے مکہ میں ومن ثمرات النخیل۔ الخ والی آیت نازل ہوئی تو مسلمان جن کے لئے اس وقت شراب کا استعمال مباح تھا پیتے رہے، اس کے بعد حضرت عمرؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شراب کے متعلق دریافت کیا۔ اس پر آیت یسئلونک عن الخمر والمیسر۔ نازل ہوئی ایک جماعت نے "اثم کبیر" کے الفاظ کو سن کر مے نوشی ترک کر دی اور بہت سے لوگوں نے "منافع للناس" کے الفاظ پر نظر رکھتے ہوئے استعمال جاری رکھا تاآنکہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے چند صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی دعوت اور شراب کا بھی انتظام کیا بعض صحابہؓ نے زیادہ مقدار میں شراب پی جس کی وجہ سے نشہ زیادہ ہو گیا۔ اسی دوران میں مغرب کی نماز کا وقت آگیا تو انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص کو نماز پڑھنے کے لئے آگے بڑھا دیا۔ امام نے قل یا ایھا الکافرون اعبد ما تعبدون۔ اسی طرح پوری سورت "لا" کے حذف کے ساتھ قرات کی جس پر یا ایھا الذین امنوا لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ۔ نازل ہوئی۔

اس کے بعد نشہ نماز کے دوران میں حرام ہو گیا۔ ایک جماعت یہ کہتے ہوئے کہ ایسی چیز میں کوئی نفع نہیں، جو ہمارے اور ہماری نماز کے درمیان حائل ہو، شرب خمر سے تائب ہو گئی۔ اور ایک بڑی جماعت نماز کے اوقات کے علاوہ دوسرے اوقات میں پیتی رہی اس طرح کہ عشاء کے بعد پیتے تو صبح تک نشہ زائل ہو چکا ہوتا اور فجر کے بعد دور چلتا تو ظہر تک سکر ختم ہو جاتا اسی دوران میں "عتبان بن مالک" نے ایک دعوت کا انتظام کیا چند مسلمانوں کے ساتھ حضرت سعد بن وقاص بھی دعوت پر یاد کئے گئے تھے۔ اونٹ کا سر بھونا گیا خوب سیر ہو کر کھایا اور شراب کے نشہ میں مست ہو گئے حسب عادت گانے بجانے کا بھی انتظام تھا۔ تفاخر کے مضمون پر مشتمل اشعار پڑھے جانے لگے حضرت سعد نے ایک قصیدہ پڑھا جس میں انصار کی ہجو کی گئی تھی اور اپنی قوم کی تعریف، اس پر ایک انصاری نے اونٹ کا جبڑا اٹھا کر حضرت سعد کے سر میں مارا جس سے ان کا سر زخمی ہو گیا، سعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر شکایت کرنے لگے (آپ کے شکوہ و شکایت اور پیش آئے ہوئے واقعہ کی تفصیل کو سن کر) ایک شخص نے کہا: اللھم بین لنا بیانا شافیاً (مائدہ) والی آیت اسی وقت نازل ہوئی۔ (صفحہ ۱ جلد ۱)

تحریم خمر کا تدریجی نزول | قرآن انسانی طبائع کی کمزوریوں کو سامنے رکھ کر حکیمانہ انداز میں بتدریج راہنمائی کرتا ہے۔ یہاں پر بھی اپنی اسی خصوصیت اور حکیمانہ ادا کو ملحوظ رکھا گیا ہے وہ گئے حکم میں تدریجی رفتار حضرت

معاذ کو اسلام کی دعوت دینے میں تدریجاً اقدام کا مشورہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ کا ارشاد کہ اگر تیری قوم قریب بعہد اسلام نہ ہوتی تو میں خانہ کعبہ کی تعمیر از سر نو بنائے ابراہیمی پر اٹھاتا، اسی طرف اشارہ کرتا ہے کہ قرآن و اسلام، عادت و ماحول کو بدلنے کے لئے تدریجی رفتار کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ بھلا سوچنے کی بات ہے کہ وہی عرب جس کی گھٹی میں شراب پڑی ہوئی تھی، جن کی محفل رندی و مستی کی گرمی شراب سے تھی بلکہ غذا ہی شراب کو بنا لیا گیا تھا۔ اگر ان کو دفعتہً ترک شراب کے لئے مجبور کیا جاتا تو خوگر طبیعتیں اس حکم کا اس شدت کے ساتھ مقابلہ کرتیں کہ اسلام بھی "انسداد مے نوشی" کی جدوجہد میں اسی طرح ناکام ہو جاتا جس طرح پوری دنیا اس کوشش میں ناکام رہی۔ پس بلا شبہ یہ بھی انسانیت پر اسلام کا عظیم الشان احسان ہے۔ کہ ترک شراب کے لئے اس حکیمانہ طریقہ کو اختیار کر کے انسانوں کو اس پرکیف زہر سے بچانے کی کوشش کی اور بجائے اس کے کہ خوگر طبیعتیں آمادہ بغاوت ہوں، تسلیم و انقیاد پر مجبور ہو گئیں قرطبی نے لکھا ہے کہ :

خدا تعالیٰ نے کرامت و شرافت میں سے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جو اس امت کو نہ دی ہو۔ اور یہ بھی اسلام کا زبردست احسان ہے۔ کہ تشریعات دفعتہ نہیں ہوئیں بلکہ تدریجاً احکام کا مکلف بنایا گیا۔ تحریم شراب کے سلسلہ میں بھی اسلام نے اپنی اس حکیمانہ ادا کو باقی رکھا۔

ان اللہ لم یدع شیئاً من الکرامة والبر الا اعطاھا لامته ومن کرامته واحسانه انه لم یوجب علیھم الشرائع دفعة واحدة ولکن اوجب علیھم مرة بعد مرة فکذالك تحریم الخمر۔"

(ص ۵۲ قرطبی جلد ۳)

خازن نے بھی اس موقع پر لکھا ہے کہ :

" خداوند تعالیٰ جانتا تھا کہ قوم عرب شراب کی زبردست عادی ہے۔ اور اس سے فائدہ اٹھاتی ہے۔ لہٰذا اگر ان کو دفعتہً روکا گیا تو یہ ان پر سب سے زیادہ شاق حکم ہوگا۔ اس لئے اس تدریج و نرمی کو اختیار کیا گیا۔"

بہرحال قرآن مجید نے سوال و استفسار پر شراب کے متعلق جو بیانات شروع کئے ان کا حقیقی آغاز یسئلونك عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر و منافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما سے ہوتا ہے۔ اس لئے مقالہ نگار اسی آیت قدسیہ سے ابتداء کرتا ہے۔" اور غالباً انہیں چند کلمات

کی تفسیر و تشریح پر مقالہ کا اختتام بھی ہو۔

اثم کبیر | سوال یہ ہے کہ اس آیت پاک میں "اثم کبیر" سے کیا مراد ہے۔ اس کی تشریح و تفسیر میں جہاں تک میں جانتا ہوں مفسرین کے اقوال تقریباً یکساں ہیں، جیسا کہ ذیل کی تفصیل سے معلوم ہوگا "خازن" میں ہے کہ:

اثم کبیر یعنی شدید ترین گناہ، اور یہ بھی	وزر عظیم وقیل ان الخمر
کہا گیا ہے کہ شراب عقل کی دشمن ہے جب	عدو للعقل فاذا اغلبت على
وہ اس جوہر پر غالب آئے گی تو مسلوب العقل	عقل الانسان ارتکب کل قبیح
انسان ہر گناہ کر سکتا ہے اور سینکڑوں	ففی ذلک آثام کبیرة۔
گناہ چھوٹے بڑے اس سے سرزد ہو سکتے	(صفحہ ۱۵۰ جلد ۱)
ہیں۔۔۔	...

تفسیر طبری میں ہے کہ:

"زوال عقل الشارب اذا سکر من شربہ حتی یعزب عنہ معرفة ربہ وذلک اعظم الآثام" (صفحہ ۲۰۲ جلد ۲)

طبری ہی نے ایک دوسرے موقع پر اثم کبیر کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"یہ اس وجہ سے کہ جبکہ وہ شراب پی لیتے تھے اور نشہ میں وحشت ہو جاتے تو ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے اور آپس میں خونریزیاں ہوتیں۔" (ایضاً)

ابن جریر کا مطلب یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اثم کبیر کے الفاظ استعمال کر کے یہی بتلانا چاہا ہے کہ پینے والے نشہ میں وحشت ہو کر جن باہمی آویزشوں بلکہ خونریزیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ وہ اثم کبیر اور ایک بڑے گناہ سے کم نہیں۔ اور قاضی پانی پتی اس نکتہ کی تشریح میں رقمطراز ہیں کہ:

"شراب بڑے بڑے گناہوں کے ارتکاب کو مستلزم ہے۔ مثلاً جھگڑا، گالم گلوچ، عداوت و بغض، ذکر اللہ سے غفلت۔" (صفحہ ۲۹۹ مظہری)

علامہ آلوسی زادہ نے اسی حقیقت کو اثم نام بناتے ہوئے بالکل معقول بات کہی ہے کہ:

"کچھ نہیں تو کم از کم شراب نوشی میں ترک امور اور ممنوعہ کا استعمال یقینی ہے۔"

(صفحہ ۱۱۴ روح المعانی جلد ۱)

اثم کبیر کی شرح کرتے ہوئے جو کچھ کہا گیا ہے۔ بتایا جائے کہ یہ تمام متعدی اور غیر متعدی برائم جو مے پرستوں سے عموماً صادر ہوتے رہتے ہیں کیا ان میں سے ہر ایک اخلاقی زندگی، معاشی ماحول اور

معاشرہ کی نظر میں معیوب و مکروہ جرم نہیں ہے؟ عام اخلاقی سطح پر آکر بھی اگر سوچا جائے تو جدل و جدال، گالم گلوچ، فحش گوئی، بغض و عداوت، یہ تمام اخلاقی زندگی کے وہ روگ اور امراض ہیں جن سے پورا معاشرہ بیزار رہتا ہے اور صدّ عن ذکر اللہ - یعنی "اللہ سے غفلت" تو اسلامی و ایمانی زندگی کے لئے طاعون سے زیادہ مہلک بیماری اور اسلام و ایمان کے لئے ہلاکت عظیم ہے۔ غالباً اسی لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"ولا یشرب الخمر حین یشربھا وھو مومن۔" (رواہ البخاری)

یعنی پینے کے وقت میں اور اس حرام نشہ کو استعمال کرنے کے اوقات میں مومن، ایمان کے نور سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور اس کے قلب سے ان ایمانی تجلیات کو رخصت کر دیا جاتا ہے جن کے ہوتے ہوئے حرام و حلال کی تمیز کی جا سکتی تھی، ظاہر ہے کہ ایمان کے ادنیٰ حقوق کی ادائیگی کا خیال بھی اگر باقی ہو تو کم از کم حرام اشیاء کے استعمال پر جرأت ناممکن ہے۔ بہرحال اجمالی طور پر تو شراب کی قباحتیں، اثم کبیر کی تشریح و تفصیلات سے ہی ذہن نشین ہو سکتی ہیں۔ لیکن انہیں قباحتوں اور تباہ کاریوں کی تفصیل مستقل عنوانات کے تحت آگے آتی ہے۔ لیکن "منافع للناس" کے مجمل الفاظ سے فائدہ اٹھا کر مے نوشی کرنے والوں کا جو طبقہ آج بھی موجود ہے ان کے واہی اور رکیک خیالات کی تردید کے لئے ضروری ہے کہ منافع للناس کے متعلق بھی بتایا جائے کہ خداوند تعالیٰ کی اس سے کیا مراد ہو سکتی ہے۔

شراب کے جو فوائد گنائے جاتے ہیں اور انہیں "منافع للناس" کا مصداق قرار دیا جاتا ہے۔ ان کے بارے میں خود فرزندان یورپ کے اقوال یہ ہیں:

انگریز ڈاکٹر جونسن نے ان فوائد کو جو شراب کے بیان کئے جاتے ہیں۔ یعنی اس میں غذائیت ہے، جسم کی محافظ ہے، معدہ کو تقویت دیتی ہے، رنگ کو گورا چٹا کرتی ہے۔ زہر ہلاہل کی دوسری تعبیریں قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ:

"یہ فوائد جو شمار کرائے گئے ہیں۔ فوائد نہیں بلکہ اس زہر ہلاہل کے دوسرے نام ہیں"

(طنطاوی ص ۱۹۰)

ازالہ امراض کے لئے اس پر کیف زہر کا استعمال کیا مفید ہو سکتا ہے۔؟ اسی سوال کے جواب میں ڈاکٹر ہنری مارٹس" لکھتا ہے کہ:

"شراب کسی مرض کے لئے بھی مفید نہیں اور نہ وہ صحت جسمانی کے لئے کارآمد۔" (ایضاً)

اسکاٹ لینڈ کا مشہور و معروف "ملر" ڈاکٹر لکھتا ہے کہ:

"شراب کسی مرض کی دوا نہیں۔" (ایضاً)

جمعیتہ برطانیہ کا صدر ڈاکٹر ہیچنسن نے کہا ہے کہ :

"ہم کسی ایسی بیماری کو نہیں جانتے جس کے ازالہ کے لئے شراب مفید ہو" (ایضاً)

امریکہ کا ایک ڈاکٹر اپنے طویل تجربات کے بعد اعتراف کرتا ہے کہ :

"شراب کے ذریعہ سے اگر علاج کیا جائے گا تو ایسے امراض پیدا ہوں گے جو اس وقت تک نہ تھے۔ اس جام زہر سے علاج و معالجہ طباً بھی سمجھ میں نہیں آتا اور نہ اس میں ادنیٰ ترین فائدہ۔"

متحدہ امریکہ کا ایک دوسرا ڈاکٹر "کیلوج" اعلان کرنے پر مجبور ہے کہ :

"شراب سے امراض کا معالجہ بہت جلد روکنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ حقیقت سامنے آچکی ہے کہ اسکی حرارت جسم کو اتنا شدید نقصان پہنچاتی ہے جس نقصان کے مقابلہ میں وقتی صحت کی کوئی قیمت نہیں، آنتوں اور معدہ کو پھونک دینے والی شے ہے۔"

بعض انگریز معالج و یورپین ڈاکٹروں نے تو شراب کی مضرتوں پر ضخیم تصانیف اپنے قلم سے تیار کی ہیں۔ "طنطاوی" نے لکھا ہے کہ میں نے ایک انگریز مصنف کی "کتاب الید فی الطب"...... کا مطالعہ کیا تو اس انگریز صاحب قلم نے اپنی تصنیف کا معتدبہ حصہ شراب کی مضرتوں پر صرف کیا اور ذاتی تجربہ و مشاہدہ کی روشنی میں "آتش سیال" کی تباہ کاریاں ثابت کی ہیں۔

محققین مغرب کی ان کھلی شہادتوں کے بعد غالباً محققین علماء اسلام کی یہ رائے بارِ خاطر نہ ہوگی کہ "منافع للناس" سے اللہ تعالیٰ کی مراد صرف شراب کے تجارتی منافع ہیں ـــ علامہ قرطبی لکھتے ہیں :

"منافع شراب صرف یہی تھے کہ وہ شام سے شراب لاتے تھے اور حجاز میں بڑے نفع کے ساتھ فروخت کرتے ـــ پینے والے باوجود اس گراں قیمتی کے لیے اور استعمال کرتے، شراب کے منافع جو کچھ بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں صحیح قول یہی ہے۔" (قرطبی ص۵۸)

اسی طرح ابن عربی نے بھی اپنی معرکۃ الآرا تصنیف "احکام القرآن" میں منافع للناس پر گفتگو کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :

صحیح یہ ہے کہ منفعت سے مراد تجارتی نفع ہے۔ کیونکہ اہل حجاز شام کے علاقہ سے شراب سستے داموں پر لاتے اور حجاز میں بڑے نفع سے بیچتے تھے۔	الصحیح ان المنفعۃ ھی الربح لانھم کانوا یجلبونھا من الشام برخص فیبیعونھا فی الحجاز بربح کبیر۔ (ص ۹۳ جلد ۱)

یوں بھی اگر غور کیجئے تو قرآن حکیم کی بے کراں حکمت اور خدا کے اس آخری کلام کے مزاج کے سراسر خلاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس "ام الخبائث" کی کسی بھی ایسی منفعت کو تسلیم کرے جس سے اس پر کیف زہر کو استعمال کرنے کی راہ نکلتی ہو۔ دیکھنے والے اگر غور سے جائزہ لیں اور سوچنے کے وقت میں اپنی عقل و ہوش، حواس و ادراک کو سمیٹ کر یکسوئی و انصاف کے ساتھ سوچ سکیں تو معلوم ہو سکے گا کہ مے نوشی میں منافع نہیں بلکہ مضرت عظیم ہے۔ شدید نقصانات ہیں جس کو بادہ پرستوں اور بلانوشوں کی بوالہوسی نے منافع کی صورت میں پیش کر دیا ہے۔ میں اس موقع پر اپنے دعوے کی تصدیق کے لئے یورپ کے مشہور اور نامور ڈاکٹروں کے اقوال بھی پیش کروں گا۔ اور حکماء سے اسلام کی آراء بھی انشاءاللہ میری تائید میں ہوں گی۔

اس تفصیل سے معلوم ہوگا کہ اسلام نے چودہ سو سال قبل شراب کی مضرتوں پر جو کچھ کہا آج اسی کی تصدیق کر رہی ہے اور زندگی کے بہت سے نشیب و فراز پر اسلام کی اضطراراً تصدیق کرنے والی دنیا کیا عجب ہے کہ آئندہ مستقبل قریب یا بعید میں اسلام کی پیش کی ہوئی تمام ہی حقائق پر یقین و ایمان لے آئے۔ عقلی تقاضوں کے مطابق تعلیمات کو تسلیم کرنے سے آخر کب تک گریز و انحراف کیا جاتا رہے گا۔

زوال عقل | شراب کا سب سے پہلا اور طاقتور حملہ خداوند تعالیٰ کی دی ہوئی اس قوت پر ہوتا ہے جس کے ذریعہ نہ صرف یہ کہ انسان اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانتا تھا، اس کے حقوق کی ادائیگی کر سکتا تھا۔ بلکہ اچھے اور برے، حرام و حلال اور مناسب و غیر مناسب کی تمیز و امتیاز ہی سلب ہو جاتا ہے۔

طبرانی نے بسند صحیح روایت نقل کی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"شراب ام الفواحش و اکبر الکبائر ہے اور جو شخص شراب پئے گا۔ نماز بھی چھوڑ دے گا۔ اور اپنی ماں، خالہ، پھوپھی، سب سے حرام کاری کے لئے آمادہ ہوگا"

عقل جیسی قیمتی ادراک آمد جوہر کے زوال و انہدام پر جو کچھ خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ آپ نے دوسرے مؤثر عنوانات سے بھی سمجھانے کی کوشش فرمائی ہے۔ مثلاً ایک روایت میں ہے کہ:

"شراب سے قطعاً پرہیز کرو تم سے پہلے ایک عابد و زاہد تھا۔ اس سے ایک فاحشہ و بدکار عورت کی ملاقات ہوئی تو اس نے اپنے باندی کے ذریعہ زاہد و عابد کو بلا بھیجا اور کہا کہ صرف ایک شہادت کے سلسلہ میں آپ کی ضرورت ہے یہ شخص اس باندی کے ہمراہ چلا جب دروازہ سے گھر میں داخل ہوا تو پیچھے لونڈی ہر دروازہ بند کرتی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ ایک حسین و جمیل عورت کے سامنے سے جا کر کھڑا کر دیا گیا جس کے پاس ایک لڑکا اور ایک برتن میں شراب رکھی ہوئی تھی، عورت اس شخص سے بولی کہ میں نے تم کو شہادت کے لئے خدا کی قسم طلب نہیں کیا بلکہ میں نے تو اس لئے بلایا ہے۔ کہ تم یا تو مجھ سے حرام کاری

کردو یا شراب پی لو یا پھر اس لڑکے کو قتل کردو اس زاہد و عابد نے شراب طلب کی ایک جام دیا گیا تو مزید طلب کی پئے بر پئے پلائی گئی۔ یہاں تک کہ نشہ میں دھت ہوگیا۔ پھر عورت کے ساتھ زنا بھی کیا اور معصوم بچے کو قتل بھی کردیا، اور وہ سب کچھ کیا جو وہ بدکردار چاہتی تھی۔ پس تم شراب سے بچو خدا کی قسم ایمان اور مے نوشی دونوں ایک ساتھ جمع نہیں ہوتے۔ جب بھی ان میں سے ایک آئیگا دوسرے کو باہر نکال کھڑا کرے گا" (قرطبی ص۵۶)

اس طویل حدیث میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حقیقت ذہن نشین کرانا چاہی ہے۔ کہ مے نوشی سے زوال عقل کے بعد وہ سب کچھ ممکن بلکہ متوقع ہے جس کا ارتکاب اخلاقی اقدار اور عام انسانی نقطہ نظر سے بھی معیوب و مکروہ ہے، زاہد و عابد سے جتنے حرام افعال، ظالمانہ صادر ہوئیں وہ سب شراب نوشی کا نتیجہ تھیں۔ حالانکہ وہ زنا اور قتل کے مقابلہ میں اس ام الخواحش کے تلخ گھونٹ کو اہون سمجھا تھا، امام فخر رازی نے اپنے خاص انداز میں "عقل" کی ضرورت و اہمیت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

"عقل انسانی قوتوں میں سب سے زیادہ ضروری اور مفید قوت ہے اور شراب اسی کی دشمن ہے جو چیز سب سے زیادہ دقیع اور اہم شے کی دشمن ہو وہ سب سے اخس اور قابل نفرت ہونی چاہئے۔ اس لئے مے نوشی ذلیل ترین عادت ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ عقل کو عقل صرف اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ انسان کو ان اوقات میں جب وہ بری باتوں اور ناجائز و حرام افعال کے ارتکاب پر آمادہ ہوگا۔ تو اس کو قبیح اقدام سے روک دے گی، اور شراب پینے کے بعد طبیعت فواحش و لغویات کی جانب تحریک و ترغیب کرے گی اور روکنے والی چیز نہ ہوگی کیونکہ شراب پی کر عقل کو تو ختم ہی کردیا گیا اب زوال عقل کے بعد کیا کیا پیش آئے گا۔ اس کا اندازہ کوئی نہیں کرسکتا۔" (تفسیر کبیر ص۱۵۰)

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

"شراب کا مفسدہ "تہذیب نفس" کے سلسلہ میں یہ ہے کہ مے نوش حالت بہیمیہ کی جانب منتقل ہوجاتا ہے، عقل زائل ہوچکی ہوتی ہے جس سے وہ اچھے کام کرتا تھا۔

(حجۃ اللہ ص۱۲۲ جلد ۱)

بعض مے کشوں کو شراب نوشی کے بعد جن عبرت انگیز حالتوں میں پایا گیا اس کے متعلق "ابن ابی الدنیا" نے اپنا ایک چشم دید واقعہ لکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ:

"میں ایک شرابی کے قریب سے گذرا تو وہ اپنے ہاتھوں میں پیشاب لیکر اپنے چہرہ

پر ڈالتے ہوئے کہتا تھا کہ ہر تعریف و ستائش کا مستحق وہی ہے جس نے اسلام کو نور اور پانی کو پاک اور صاف بنایا ہے۔"

اسی طرح ایک دوسرے شرابی کو دیکھا گیا کہ :

" نشہ میں کتا اس کا منہ چاٹ رہا تھا اور وہ کہہ رہا تھا کہ خداوند تعالیٰ تیرا اکرام کرے اور تجھ کو اعزاز دے۔"

واقعہ یہ ہے کہ مے نوشی کے بعد پیش آنے والے یہ وہ عبرت خیز احوال ہیں جن سے پناہ طلب کرنا چاہیئے۔ زوالِ عقل شراب کا وہ سب سے کامیاب اور پہلا حملہ ہے۔ جو عام طور پہ بادہ پرستوں پر مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے اس سلسلہ میں زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں، ابن حزم حکیم عرب نے کیا خوب بات کہی ہے کہ :

"ہم نے تو دیکھا نہیں کہ فاسد و بگڑ جانے کے بعد کوئی قوت اپنی صحیح حالت پر لوٹ کر آئی ہو بجز "عقل" جس پر پینے والے صبح و شام پی کر فساد و اختلال لاتے ہیں۔ اس کی صحت کا کیا امکان رہ جاتا ہے۔" (الخمر والحیوٰۃ صہ ۱۲)

اس جوہر مفید کو اپنے ہاتھوں دیدہ و دانستہ ضائع کرنے والے غلط کار لوگوں کی قابل رحم حالت کا ماتم کرتے ہوئے ایک دانشمند نے کہا ہے کہ :

" بڑا تعجب ہے کہ انسان اپنے ہاتھ سے اپنے دشمن کو منہ میں داخل کرتا ہے۔ وہ دشمن اس کی عقل کو چرا لیتا ہے اور اس احمق بے گانہ عقل کو چھوڑ دیتا ہے تاکہ عقل کے بغیر یہ اپنی شقاوت و بدبختی کے تمام مراحل طے کرے۔" (ایضاً)

زوالِ عقل کے عبرتناک نتائج | ابن ابی الدنیا کا چشم دید واقعہ اور شرابی اور کتے کا قصہ زوالِ عقل کے بعد پیش آنے والے حالات کی کتنی صحیح تصویر ہے۔ لیکن یہ بھی دیکھئے کہ عقل کے ماؤف و معطل ہو جانے کی صورت میں شراب نوش خود کو کن خطرات و مہالک میں بے تکلف ڈال دیتا ہے اور اس طرح اس کی جان ہر لحظہ کس قدر غیر محفوظ ہو کر رہ جاتی ہے دور حاضر کے ایک شاعر سید عبدالحمید عدم کے متعلق ان کے سوانح نگار لکھتے ہیں کہ :

" ایک شام عدم صاحب تشریف لائے ان کے ساتھ الطاف مشہدی بھی تھے۔ دور چلا شراب ختم ہوئی تو الطاف مشہدی کے کہنے پہ عدم صاحب ان کے ساتھ تلاش شراب میں نکل کھڑے ہوئے ان کے جانے کے بعد کچھ دیر تک تو میں نے

انتظار کیا پھر میں سو رہا۔ صبح سویرے اٹھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ عدم صاحب نشہ میں دھت چلے آرہے ہیں، منہ سوجا ہوا، کلوں پر نیلے نیلے داغ، پتلون پھٹی ہوئی ہے۔ میں نے پوچھا حضرت کیا معاملہ ہے۔؟ الطاف کہاں چلا گیا۔ لیکن کیونکہ نشہ بہت تھا کوئی معقول جواب نہیں دیا اور لیٹ گئے۔ میں نے ان دنوں سکریٹریٹ میں عارضی طور پر ملازمت کر لی تھی میں دفتر جانے کی تیاری کر چکا تو تائب صاحب آگئے۔ اتنے میں عدم صاحب جاگے اور زور زور سے رونا شروع کر دیا کہ حضور میں مر گیا۔ حضور میں وفات پا جاؤں گا۔ تائب صاحب اور میں نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ حضرت کو بہت سی چوٹیں آئیں ہوئی ہیں۔ خیر بڑی مشکل سے گھر پہنچایا۔ چند روز بستر میں رہے کوئی دوا وغیرہ استعمال کرنے کے بجائے پانچ روز مسلسل صبح و شام ٹھرا پیا اور ٹھیک ہونے پر بتایا کہ حضور اس رات الطاف مشہدی کے ساتھ انارکلی میں سکھوں کے ایک ہوٹل میں شراب کی جستجو میں جا پہنچے، سکھوں سے کسی بات پر تو تو میں میں ہو گئی تو میں نے ہوٹل کی بالکونی سے جان بچانے کی غرض سے چھلانگ لگا دی۔" (نقوش شخصیات نمبر ۲ صہ ۱۱۴۱)

جان بچانے کے لئے بالکونی سے کودا جا رہا تھا۔ نشہ کی زد میں آئی ہوئی عقل اب بھی کس درجہ بہکی ہوئی ہے۔ واقعہ کی اس بھیانک تفصیل سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ شرابی عموماً اپنے آپ کو کن پرخطر اقدامات پر مجبور پاتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

دیانتداری اور خدمت ہمارا شعار ہے
ہم اپنے ہزاروں کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے

پستول مارکہ آٹا

پسند فرما کر ہماری حوصلہ افزائی کی ہے
ہمیشہ پستول مارکہ آٹا استعمال کیجئے جسے آپ بہتر پائیں گے۔

★

نوشہرہ فلور ملز جی، ٹی روڈ نوشہرہ۔ فون ۱۲۶